اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۰۲

مسلمانوں کی تباہ کن خانہ جنگی

ہندو اخبارات کی عموماً یہ کوشش ہوتی ہے اور وہ اسے اپنی قوم اور مذہب کی بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو آپس میں الجھاتے اور ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتے رہیں اور مسلمانوں کی عاقبت نااندیشی ہر روز ان کے لئے اس قسم کے مواقع پیدا کرتی رہتی ہے لیکن اب تو مسلمان اس بے رحمی اور درندگی سے ایک دوسرے کے گلو گیر ہو رہے ہیں۔ اور اس وحشت سے خاک اڑا رہے ہیں۔ کہ ہندو اخبارات کو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانی پڑی ہے۔ چنانچہ معاصر "پرتاپ" ۲۵ جون لکھتا ہے۔

"آئندہ انتخابات میں ابھی کافی عرصہ ہے لیکن مسلمانوں کی مختلف پارٹیوں میں ابھی سے اس قدر ٹھن گئی ہے۔ کہ اگر ان کے ہاتھ میں طاقت ہو۔ تو ایک دوسرے کو نیست و نابود کر دیں۔ ہندوستان میں اس وقت برٹش گورنمنٹ حکومت کر رہی ہے۔ اس لئے مسلمان کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن برٹش گورنمنٹ کی موجودگی کے باوجود بھی ان سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا کوئی جلسہ یا کانفرنس صحیح سلامت ختم نہیں ہوتی۔ ہر ایک جلسے پر ایک دوسرے کا لاٹھیوں اور جوتیوں سے سواگت کیا جاتا ہے۔ لیڈروں کو فحش گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور ان پر طرح طرح کے حملے کئے جاتے ہیں۔ اخبارات میں بھی ایک دوسرے پر نکتہ چینی ہوتی ہے۔ لیکن وہاں شرافت اور اخلاق سے کام لیا جاتا ہے۔ جلسوں میں تو ان سب باتوں کو خیرباد کہکر زور بازو سے طاقت آزمائی کی جاتی ہے۔ پچھلے دنوں لاہور میں مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ اس کے دوران میں سر فضل حسین مولانا ظفر علی۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور چودھری افضل حق وغیرہ کو وہ گالیاں دی گئیں۔ کہ جنہیں سنکر شیطان بھی کانپ اُٹھے۔ اس کے علاوہ آپس میں خوب دنگل کیا گیا۔ گیس۔ لیمپ اور کرسیاں توڑ دی گئیں۔ اور لوگوں کو زخمی کر دیا گیا۔"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ اصل حقیقت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ تاہم غیرت اور حمیت رکھنے والے ہر مسلمان کو نادم کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور یہ سب ان لوگوں کی کرتوت کا نتیجہ ہیں۔ جو مسلمانوں کی دینی اور دنیوی راہنمائی کے دعویدار۔ ان کی ہمدردی اور خیر خواہی کے اجارہ دار۔ اور ان کو بام ترقی تک پہنچا دینے کے مدعی ہیں۔ حالانکہ وہ ذاتی اغراض کے لئے روز بروز تباہی اور بربادی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ایسی بربادی کی طرف جو غیروں کے قلب میں بھی ہمدردی کے جذبات پیدا کر رہی ہے۔ گویا مسلمانوں کے وہ لیڈر جو مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑا رہے ہیں ان غیر مسلموں سے بھی زیادہ سنگدل اور جفا جو بن چکے ہیں۔ جنہیں مسلمان ایک آنکھ نہیں بھاتے یہاں تک کیوں نوبت پہونچ چکی ہے۔ اس لئے کہ وہ لوگ جو اس فتنہ میں سب سے پیش پیش ہیں۔ اور جن کی زندگی کا مدار ہی شورش پر ہے وہ جب جماعت احمدیہ ایسی امن پسند جماعت پر مشق ظلم و ستم کر رہے تھے۔ تو باقی لوگ یا تو انہیں داد دے رہے تھے۔ یا خاموش بیٹھے تماشا دیکھ رہے تھے۔ اس وقت ہم نے بار بار انہیں آگاہ کیا۔ اور خوب واضح طور پر بتایا۔ کہ یہ طریق عمل انہیں بہت مہنگا پڑیگا۔ آج جن فتنہ پردازوں کی وہ پیٹھ ٹھونک رہے ہیں یا جن کی شرارتوں سے دیدہ دانستہ اغماض کر رہے ہیں۔ کل وہ ان کے گلے کا ہار اور ان کے لئے مصیبت کا باعث ہونگے مگر ہماری اس قسم کی باتوں کی کوئی پروا نہ کی گئی اور سمجھ لیا گیا۔ کہ ہم اپنے آپ کو بچانے کے لئے بے حقیقت شور مچا رہے ہیں۔ مگر آج دیکھئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا قدم تو اس وقت سے بہت آگے ہے جب احرار نے ہمارے خلاف زور آزمائی شروع کی۔ اور روز بروز آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو جو احرار کے حامی بنے ہوئے تھے۔ یا یہ سمجھکر کہ پرائے پھٹے میں کیوں ٹانگ اڑائیں۔ خاموش بیٹھے تھے۔ کس طرح لینے کے دینے پڑ رہے ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو کتنی بڑی مصیبت میں گھرا ہوا پاتے ہیں۔

اب بھی وقت ہے۔ کہ مسلمان احرار کا کلیتہً خاتمہ کر دیں۔ اور انہیں اس قابل ہی نہ رہنے دیں۔ کہ مسلمانوں میں فتنہ و شرارت پھیلاتے اور انہیں آپس میں لڑاتے رہیں۔ ورنہ وہ انہیں ذلت اور نکبت کے انتہائی مقام پر پہونچا کر چھوڑیں گے۔

مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اور مسلمان

"پاکستان" کے نام سے صوبہ سرحد کے شہر ایبٹ آباد سے ایک ہفتہ وار اخبار شائع ہونا شروع ہوا ہے جس نے اپنے ۱۴ جون کے پرچہ میں "پڑھو اور فیصلہ کرو" کے عنوان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث کا ترجمہ اس تمہید کے ساتھ شائع کیا ہے کہ

"مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امت کی تباہی اور ہلاکت کے متعلق آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر جو پیشگوئیاں کی تھیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں عصر حاضر کے مسلمانوں پر صادق آتی ہیں یا کہ نہیں"

"پاکستان" کا اپنا فیصلہ یہی ہے۔ کہ صادق آتی ہیں۔ اور یہ بالکل درست فیصلہ ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امت کی تباہی اور ہلاکت کے متعلق ہی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ یا اس کی ترقی اور کامیابی کی بشارتیں بھی دی ہیں۔ یقیناً اس قسم کی بشارتیں بھی دی ہیں اور انہیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے وابستہ قرار دیا ہے۔ پس مسلمانوں کو ایسے وقت میں جبکہ وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان کی تباہی کی پیشگوئیاں

دُنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی ایک تازہ تقریر کا خلاصہ

شملہ ۲۵ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ شملہ میں برہمو سماج منڈپ کے ایک جلسہ میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے تقریر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی کہ "دُنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے" چنانچہ آپ نے فرمایا۔

زمانہ حاضرہ میں حکومت اور رعایا۔ سرمایہ دار اور مزدور اور لوگوں کے مختلف طبقات اور دُنیا کی مختلف قوموں کے درمیان اختلافات کی ایک وسیع خلیج پیدا ہو گئی ہے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ دُنیا میں بالکل کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ میرے نزدیک کسی حد تک اختلافات انسانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے افسوسناک باہمی مناقشات کس طرح دور ہوں۔ ان کے دور کرنے کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ ہم میں سے ہر مرد و عورت اپنے ذہنی معیار کا از سر نو قیام عمل میں لائے۔ اور دیکھے۔ کہ وہ اپنے دوسرے بھائی یا بہن کا حق جو اس پر عائد ہوتا ہے۔ پوری طرح ادا کر رہا ہے۔ یا نہیں۔ موجودہ دور میں تو ہر شخص صرف اپنا حق حاصل کرنے پر ہی زور دیتا ہے۔ لیکن دوسروں کے متعلق اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف بہت کم توجہ کرتا ہے۔ لیکن اگر ہر شخص دوسروں کے متعلق اپنے فرائض کا پورا پورا احساس کرنے لگ جائے۔ تو بہت سے جھگڑے اور اختلافات دور ہو سکتے ہیں۔

اگر ہر قوم کو یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ ہر قوم کو دنیا کی ترقی میں حصہ لینا ہے اور اس میں اس بات کا قطعاً خیال نہ کیا جائے۔ کہ دوسری قوم کس قدر [illegible] استفادہ ہے۔ تو موجودہ زمانہ کے تنازعات بہت حد تک کم ہو سکتے ہیں۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ اس قسم کا نقطۂ نگاہ کیونکر پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اس کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر مرد و عورت دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے نظریہ کو اپنی روزمرہ زندگی کا جزو لاینفک قرار دے لے۔ اپنی ذات کو دُنیا کی مادی اشیاء سے بہت ارفع کرے۔ اور ایچ پیچ باتوں کو اس اعلےٰ مقصد کے لئے قربان کر دے۔ یہ دُنیا ایک ایسے سٹیج پر پہونچ چکی ہے۔ جب کہ ہر انسان کو ایک مشترکہ روحانی مقصد حاصل کرنا چاہیئے۔ اور وہ مقصد خدا تعالےٰ کی ابویت اور بنی نوع انسان کی اخوت ہے ؛

درخواست ہائے دُعا

۱۔ بابو فضل الدین صاحب اوورسیر ایم۔ ای۔ ایس رزمک کیمپ بہت بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا کریں۔ خاکسار محمد عبیداللہ آرٹسٹ صدر بازار جالندھر چھاؤنی (۲) میرا لڑکا عبدالرحمٰن خان عرصہ آٹھ نو ماہ سے تپ دق میں مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار مامون خان پنشنر قادیان (۳) ڈاکٹر فیروز دین صاحب ہوشیارپوری آجکل مسجد سلیمان ملک ایران میں بیمار ہیں۔ احمدیت کے شیدائی اور نہایت ہی مخلص نوجوان ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں ؛ خاکسار محمد شفیع نوشہرہ چھاؤنی ؛

درس القرآن کے خریداروں کو اطلاع } اس پرچہ میں درس القرآن کے ۵۴ تا ۸۴ صفحات کا ضمیمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی ایسے بھائی کو جنہوں نے اپنے نام درس جاری کرنے کیلئے لکھا ہو ضمیمہ کے مذکورہ بالا اوراق نہ ملیں تو وہ اطلاع دیں ؛

راولپنڈی میں احرار کی انتہائی ذلت

۲۴ جون کو زعمائے احرار کے راولپنڈی میں ورود نامسعود پر مسلمانانِ راولپنڈی نے ان کی وہ گت بنائی جو ان کے مناسب حال ہے۔ چند غیر معروف اور نام نہاد احراریوں سے ایک نے بذریعہ اشتہار مسٹر مظہر علی اظہر۔ فیض الحسن آلو مہاری اور لال حسین اختر کی آمد پر مسلمانانِ راولپنڈی سے شاندار استقبال کرنے اور جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پر زور استدعا کی معلوم ہوا ہے۔ ریلوے سٹیشن پر استقبال کرنے والے صرف درجن بھر "ادنیٰ" طبقہ کے لوگ تھے۔ البتہ پولیس کافی تعداد میں موجود تھی۔ مسلمانوں نے بھی جوابًا ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کے عنوان یہ ہیں۔ "گو بیک رہنمایانِ انتشار ہند"۔ "غدارانِ ملت اپنے نامہ اعمال کو غور سے پڑھیں"۔ "فیصلہ مسجد شہید گنج کے بعد احرار کا تازہ کھواس"۔ "احرار کے چودہ نکات"۔

ساڑھے آٹھ بجے شب جلسہ احرار کے انعقاد کا اعلان تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب دیگر حکام اور افسرانِ پولیس سو ڈیڑھ سو مسلح سپاہیوں کے موقعہ پر آپہونچے۔ نیلی پوشوں نے آتے ہی احرار کے خلاف نظمیں پڑھنی اور نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ ہجوم میں سخت انتشار اور دھینگا مشتی شروع ہو گئی۔ ایک نیلی پوش نے جلسہ گاہ کے منتظم احراری کو ٹانگ سے پکڑ کر سٹیج سے نیچے گھسیٹا اور خوب زدوکوب کیا۔ مسٹر مظہر علی اظہر وغیرہ جھٹ روپوش ہو گئے۔ رونما ہونے کی بھی جرأت نہ کر سکے۔ آخر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جب دیکھا۔ کہ جلسہ ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ تو اعلان کر دیا۔ کہ "اس وقت احراری یہاں کوئی جلسہ نہیں کریں گے۔ دونوں فریق قیام امن کی خاطر یہاں سے چلے جائیں" اور پولیس نے جلسہ گاہ کی دریاں لپیٹ کر ایک طرف رکھدیں۔ اس طرح یہ کشمکش سوا گیارہ بجے انجام پذیر ہوئی۔ یہ ہے احرار کی قدر و منزلت جس کی بنا پر یہ لوگ اپنے آپ کو آٹھ کروڑ مسلمانوں کا واحد نمائندہ قرار دیتے ہیں ؛ (نامہ نگار)

ایل ایل بی اور بی۔ اے آنرز میں کامیاب ہونیوالے احمدی

اس سال پنجاب یونیورسٹی سے حسب ذیل اصحاب نے ایل ایل بی اور بی۔ اے آنرز میں کامیابی حاصل کی ہے ایل ایل بی۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجرات ۳۵۸ صوفی عبدالرحیم صاحب لاہور ۳۰۰ شیخ بشیر احمد صاحب حقانی لاہور ۳۵۱ ؛ بی اے آنرز۔ مشتاق احمد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور انگلش۔ محمود شفقت صاحب گورنمنٹ کالج لاہور انگلش۔ محبوب عالم صاحب خالد گورنمنٹ کالج لاہور سائیکالوجی۔ عبدالجلیل صاحب عشرت اسلامیہ کالج لاہور فارسی۔ شیخ محمد اقبال صاحب ایف سی کالج لاہور فارسی ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے ایک عظیم الشان نشان پر "احسان" کا تمسخر

حقائق پر پردہ ڈالنے کی ناکام سعی

آج سے اکتیس سال پیشتر ۳ مئی ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام نازل ہوا کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا" اس الہام میں عالم الغیب والشہادت خدا نے کابل کے سابق حکمران نادر شاہ کی زندگی کے بعض نہایت ہی اہم واقعات وحالات کو بیان فرمایا تھا۔ اور اس واقعۂ قتل کی طرف بھی اشارہ کیا تھا۔ جو ۸۔ نومبر ۱۹۳۳ء کو اس وقت رونما ہوا۔ جب کسی نابکار نے آپ پر پے بہ پے تین گولیاں چلا کر تمام عالم اسلامی کو ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک آہِ سرد کھینچنے اور حسرت وافسوس کا اظہار کرنے پر مجبور کر دیا۔ یہ واقعۂ ہائلہ نہایت ہی اندوہناک تھا۔ خصوصاً اس امر کے پیش نظر کہ شاہ موصوف نے اس وقت اپنے آپ کو وطن کی خدمت گزاری کے لئے پیش کیا۔ جبکہ کابل ایک طویل خانہ جنگی کے باعث قریباً تباہ ہو چکا تھا۔ کابل کا حکمران خاندان بچہ سقہ کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ چکا تھا۔ اور تمام ملک میں بے حد ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ کسی کی جان ومال اور عزت وآبرو محفوظ نہ تھی۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب انسان موت کے گھاٹ اتر چکے تھے۔ ایسی حالت میں نادر شاہ سخت بیماری کی حالت میں فرانس سے اپنے ملک کی طرف لوٹا۔ اور بے سروسامانی کے ساتھ کابل میں داخل ہوا ملک نے بے تابی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ اور آخر اُس نے نہایت مدبرانہ۔ اور دلیرانہ طریق سے بچہ سقہ اور اس کے ڈاکوؤں سے ملک کو نجات دلا کر چار ساڑھے چار سال حکومت کر کے اپنی قابلیت۔ اور دور اندیشی کا قابل تعریف ثبوت بہم پہنچایا اور آخر ایک غدارِ وطن کی گولی کا نشانہ بن گیا

چونکہ ان واقعات کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا تھا۔ اس لئے ہم نے انہی دنوں حق پسند اصحاب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اس عظیم الشان نشان کی طرف متوجہ کیا۔ نہ اس لئے کہ ہمیں اس حادثہ پر مسرت ہوئی۔ بلکہ اس لئے کہ ہم چاہتے تھے۔ کہ دنیا اس صداقت کی طرف توجہ کرے۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل کی۔ اور جس کے ثبوت میں اس کی طرف سے پے بہ پے ایسے پُرعظمت نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔

ان دنوں اس پیش گوئی کی صداقت میں جو مضامین لکھے گئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے موثر ثابت ہوئے کہ کسی مخالف کو ان پر کوئی معقول اعتراض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ لیکن اب جبکہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر قریباً تین سال گزر چکے ہیں۔ اخبار "احسان" نے اپنے ۲۴۔ جون کے پرچہ میں تمسخر اڑاتے ہوئے لکھا ہے:۔

"صوفیوں کو اکثر ایسے الہام ہوتے ہیں۔ جن کے معنی مدتوں سمجھ میں نہیں آتے۔ مثلاً میرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مرتبہ فرمایا۔ "آہ نادر شاہ کہاں گیا" اس وقت تو اس جملہ کی کچھ اور تاویل کر لی گئی تھی۔ اور کہا گیا تھا کہ یہ الہام پولیس کے ایک عہدہ دار کے متعلق ہے۔ جو انہی دنوں مارا گیا تھا۔ لیکن جب شاہ افغانستان کے قتل کا واقعہ پیش آیا۔ تو میرزا صاحب کے مریدوں نے فوراً اس الہام کو اس واقعہ پر چسپاں کر دیا"

احمدیت کے لٹریچر سے "عمداً" "احسان" کی واقفیت تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ کہا گیا ہے "میرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مرتبہ فرمایا۔ آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول نہیں۔ بلکہ الہام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر ۳ مئی ۱۹۰۵ء کو نازل ہوا۔ پھر یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کہ جن دنوں یہ الہام نازل ہوا اُن دنوں پولیس کے ایک عہدہ دار پر جو انہی دنوں مارا گیا تھا۔ چسپاں کیا گیا۔ چنانچہ حزب الاحناف لاہور کے جلسہ میں مولوی کرم دین نے جب یہ اعتراض کیا۔ کہ:۔ "جنگ یورپ کے زمانہ میں ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے بھائی سید نادر شاہ صاحب تحصیلدار سرگودہا میں جبری بھرتی کرنے کی وجہ سے غیر مقبول ہوئے۔ انہوں نے ایک سید زادی کو برہنہ کر کے بے عزت کیا۔ اس پر لوگوں نے اُن کی بوٹیاں اڑا دیں۔ اس وقت یہ اعلان کیا گیا۔ کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی" تو ہم نے انہی دنوں لکھ دیا تھا۔ کہ:۔

"ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے بھائی نہ کبھی ہماری جماعت میں داخل ہوئے۔ اور نہ ہماری طرف سے اُن پر یہ پیش گوئی چسپاں کی گئی" (الفضل ۷ دسمبر ۱۹۳۳ء)

اس جواب کے ہوتے ہوئے پھر وہی بوسیدہ اعتراض دوہرانا بتاتا ہے۔ کہ مخالفینِ احمدیت اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان پر بجا طور پر اعتراض کرنے کی قطعاً ہمت نہیں رکھتے۔ لیکن چونکہ "احسان" نے اس پیش گوئی کا ذکر کر کے اس پر تمسخر اڑایا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے پورا ہونے کا ذکر ایک بار پھر مختصراً کر دیا جائے:۔

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے ۳ مئی ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الہام نازل ہوا۔ کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا" ان دنوں کابل سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص نادر شاہ نامی دنیا میں موجود نہ تھا۔ لیکن آخر اللہ تعالیٰ نے نہایت غیر معمولی حالات میں ایک ایسے شخص کو جس کے متعلق کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ وہ کبھی نادر شاہ کہلانے کا مستحق بن سکیگا۔ کابل کی حکومت عطا کر کے اُسے نادر شاہ بنا دیا۔ اس میں شبہ نہیں اس وقت کابل کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھنے والا نادر خاں نامی ایک شخص دنیا میں موجود تھا۔ مگر اس کے خاندان پر جو ادبار آچکا تھا۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ اُسے نادر خاں کی بجائے نادر شاہ بننے کا موقع نصیب ہوگا۔ لیکن حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ افغانستان میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا۔ ایک ذلیل اور بے حقیقت ڈاکو بچہ سقہ قزاقوں کا ایک چھوٹا سا گروہ لے کر آندھی کی طرح اٹھا۔ اور آن کی آن میں سارے افغانستان پر چھا گیا۔ اس وقت سب کی نظریں اُس شخص کی طرف اٹھیں۔ جو کابل سے ہزاروں میل دور فرانس میں بیمار پڑا ہوا تھا۔ اور جس کا نام نادر خاں تھا۔ سب نے بالاتفاق یقین کر لیا۔ کہ وہی اس مصیبت سے کابل کو نجات دے سکتا ہے۔ اس طرح گویا تمام افغانستان بزبانِ حال پکار رہا تھا کہ آہ نادر خاں کہاں گیا۔ اور کہہ رہا تھا کہ وہ آئے۔ اور ملک کو تباہی سے بچائے لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک چونکہ یہ مقدر ہو چکا تھا۔ کہ وہ افغانستان کو نجات دلائے گا۔ اور زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر نادر خاں کی بجائے نادر شاہ بن جائے گا۔ اس لئے اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو خبر دی۔ اس میں نادر خاں نہیں۔ بلکہ نادر شاہ کہہ کر بتا دیا۔ کہ وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ آیا۔ اور کامیاب ہوا۔ اور کامیابی کے بعد تمام ملک نے متفقہ طور پر تاج وتخت اسے پیش کیا۔ اور وہ نادر خاں سے نادر شاہ بن گیا:۔

اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا وہ حصہ نہایت آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا۔ جو "نادر شاہ" کے الفاظ کا حامل تھا۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت کہ وہ اپنے عہدِ حکومت میں نادر خاں کی بجائے نادر شاہ ہی کہلاتے یہ بھی ہے کہ ان کے بھائی شاہ ولی خاں صاحب نے اسی زمانہ میں ایڈیٹر صاحب سیاست سے کہا کہ "ہندوستان میں لوگ اعلیحضرت کا نام غلط لکھتے ہیں۔ جس روز انہوں نے اعلانِ مملکت کیا۔ اسی روز وہ خان کی جگہ شاہ ہو گئے۔ اب ان کا نام نادر شاہ شاہِ افغانستان ہے" (سیاست ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

پھر ان کے قتل پر تمام اخبارات نے ان کا نام نادر شاہ ہی لکھا۔ چنانچہ چند اخبارات کے اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

سیاست ۱۴ نومبر نے لکھا "نادر شاہ شہید کی شہادت کے اسباب"

زمیندار ۱۵ نومبر نے لکھا "نادر شاہ شاہِ افغانستان قتل کر دیئے گئے"

انقلاب ۱۵ نومبر نے لکھا "اعلیحضرت نادر شاہ کا قاتل گرفتار کر لیا گیا"

ربنبہ ۱۳ نومبر نے لکھا "نادر شاہ مرحوم کو تختِ افغانستان پر بیٹھے ہوئے ابھی چار برس ہی ہوئے تھے"

غرض سابق حکمرانِ کابل ہندوؤں اور مسلمانوں سب میں نادر شاہ کے نام سے مشہور تھے۔ اور ان کے قتل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی نہایت بیّن طریق پر پوری ہوئی۔ کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا" پھر "آہ" کے لفظ میں یہ پیشگوئی بھی تھی۔ کہ کوئی غیر متوقع اور اچانک حادثہ پیش آئے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ نادر شاہ سابق حکمرانِ کابل پر ایسا اچانک حملہ ہوا۔ کہ قاتل باوجود بہت بڑے ہجوم میں گھرے ہونے کے پے بہ پے تین گولیاں چلانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور وہ گولیاں عین نشانہ پر بیٹھیں جن کی وجہ سے ان کی فوری وفات واقع ہو گئی۔ اور بے اختیار لوگوں کے منہ سے آہ نکل گئی۔ جیسا کہ انقلاب ۱۱ نومبر نے لکھا "آہ صد ہزار حسرت و آہ کہ آج افغانستان اپنے بہترین خادم سے محروم ہو گیا"۔

سیاست ۱۲ نومبر نے لکھا۔ آہ نادر شاہ خلد آشیاں"

آزاد ۱۱ نومبر نے لکھا ؎

نہ رہا وا اسفا دہر میں اک بطل جلیل
کوئی جرأت میں نہ تھا جس کا سہیم اور عدیل

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کمال وضاحت سے پوری ہوئی اور اس پیشگوئی کے ہر حصہ کی صداقت دُنیا پر روشن ہو گئی۔ مگر افسوس کہ "احسان" ابھی تک تمسخر و استہزاء کا شیوہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور ایسے اعتراضات کی اپنے سینہ و دل میں پرورش کر رہا ہے۔ جن کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں

علاقہ مالا بار کے سب سے پہلے احمدی کی اندوہناک وفات

جناب عبدالقادر صاحب کٹی آف کانانور کی المناک وفات کی اطلاع الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکی ہے۔ مرحوم مالا بار کے پہلے احمدی تھے۔ گو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوا لیکن وہ ۱۹۰۲ء سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل تھے۔ مرحوم کانانور کے ایک مشہور خاندان کے بزرگ اور جماعت کانانور کے بنیادی پتھر تھے۔ ان کی دلیرانہ کوشش اور استقلال و ہمت کی وجہ سے کانانور میں جماعت قائم ہوئی کانانور کے برائے نام مسلم راجہ اور اس کے متعصب ہم مذہبوں نے ۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۱۶ء تک غریب اور بے گناہ احمدیوں پر جو شدید مظالم ڈھائے۔ اس کڑے امتحان کی گھڑی میں مظلوم جماعت کی رُوحِ رواں مرحوم ہی تھے۔ ان کو اور ان کی تبلیغی مساعی سے مستفیض ہو کر احمدیت کو قبول کرنے والے ۱۲ احمدیوں کو جن میں عاجز کے والد جناب مولوی محی الدین صاحب مرحوم بھی شامل تھے۔ جب کانانور کے مسلم راجہ نے تمدنی بائیکاٹ سے سخت پریشان کر دیا تو اس وقت مرحوم کی شجاعت اور استقامت اور رُوحِ قربانی ہی دوسروں کے لئے مشعلِ راہ بنی۔ مرحوم مالا بار کے پہلے احمدی اور مالا بار کی پرانی جماعت کے بانی ہونے کے علاوہ بڑے وجیہہ اور اپنوں اور بیگانوں میں معزز تھے۔ کانانور میں اگر کسی احمدی کا پورا خاندان سلسلہ میں داخل ہے۔ تو وہ صرف مرحوم کا ہی خاندان ہے۔

مرحوم کو تبلیغ اور دینی مسائل پر گفتگو کرنے کا بڑا شوق تھا۔ اور سلسلہ کے اخبارات اور احمدیہ لٹریچر باقاعدہ مطالعہ کرتے رہنے کی وجہ سے دینی مسائل اور احمدیہ دلائل سے مرحوم ایک بڑے عالم کی طرح واقف تھے۔ ایسے معزز اور ممتاز احمدی کی وفات کا واقعہ ایسا اچانک ہوا ہے۔ کہ اس کی یاد سے دل کو بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اکثر رنگون میں رہنے والے یہ بزرگ عموماً دو تین سال کے بعد ایک دفعہ وطن میں اپنے بال بچوں سے ملنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ لیکن اس آخری دفعہ کاروباری مشکلات کی وجہ سے گیارہ سال کی لمبی مدت کے بعد آئے۔ اور اپنے خاندانی حالات کی تکمیل کے لئے ایک پروگرام سوچ کر اسے پورا کرنے کی نیت سے آئے تھے۔ مگر افسوس کہ ایک مہینہ بھی نہیں گزرا تھا۔ کہ اپنے چھوٹے بھائی سے گفتگو کرتے کرتے دنیائے فانی سے رحلت کر گئے۔ ان کی اچانک وفات ایک کثیر الافراد خاندان اور جماعت مالا بار کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ جس کی یاد مدتوں تک موجب قلق ہوگی۔ مرحوم کے بڑے فرزند مسٹر حامد ہیں۔ جو جماعت کے ماہوار رسالہ "ستیہ دوتن" کے ایڈیٹر ہیں۔ اور اپنے اخلاص و تقوےٰ کی وجہ سے جماعت میں ہر دل عزیز ہیں۔ اور یہ بات مرحوم کے لئے یقیناً سعادت دارین کا موجب ہے۔ کہ ان کا ایک فرزند دینی خدمت میں مصروف اور دوسرا فرزند دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان میں مقیم ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی وسیع اور ابدی مغفرت سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار عبداللہ مالا باری از کولمبو)

احباب جماعت بہت جلد اطلاع دیں

احباب کو معلوم ہے۔ کہ گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تحریر فرمودہ ٹریکٹ دفتر تحریک جدید کی طرف سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کی قیمت نہایت واجبی رکھی گئی تھی۔ اور جس قدر قیمت کوئی جماعت برداشت کر سکتی تھی اسی کا اس سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ شرط صرف یہ تھی۔ کہ احباب اس مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں جسے وہ نہایت مناسب اور موزون طریق سے تقسیم کر سکیں گے۔ اگرچہ احباب نے اس عظیم الشان رعایت سے بھی کماحقہٗ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن پھر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محض کمال مہربانی سے یہ منظور فرما لیا ہے۔ کہ سابقہ رعایتی طور پر ہی پھر ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ لہٰذا دوست بہت جلد اطلاع دیں۔ کہ اس دفعہ کس کس مضمون پر کس ترتیب سے ٹریکٹ نکالے جائیں۔ تا اس کے مطابق انتظام کیا جائے۔

نوٹ:۔ احباب جملہ اطلاعات دفتر تحریک جدید میں ارسال فرمائیں۔ تا کہ ان سب کو جمع کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کیا جا سکے۔ (انچارج تحریک جدید)

احباب جماعت کیلئے ایک غور طلب امر

فی زمانہ ہر قوم کی قوت کا اندازہ اس کے پریس کی قوت سے لگایا جاتا ہے۔ اس اصل کے ماتحت آپ لوگ اپنی قوت کا اندازہ کریں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اس بارہ میں ابھی آپ کو بہت کچھ کرنا ہے

کونسلوں میں جانے کے لئے احرار کی فریب کاریوں پر دلچسپ تبصرہ

احراری ٹولی کا غیر مسلموں کے اشاروں پر رقص

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے مسلم مراسلہ نگار کا ایک مضمون ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ جس میں قریباً ایک سال قبل کے ان حالات پر نہایت دلچسپ تبصرہ کیا گیا ہے۔ جن کے پیش نظر اس وقت مسلمانان پنجاب کا سیاسی مستقبل نہایت تاریک دکھائی دیتا تھا۔ لیکن اب احرار کی فریب کاریوں کا حباب پھٹ جانے اور سیاسیات پنجاب کی کشتی کی ناخدائی ایک نہایت مدبر اور قابل ہستی کے ہاتھ میں آجانے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ مستقبل بھیانک نظر نہیں آتا۔ بلکہ نمایاں طور پر شاندار نظر آرہا ہے۔ مضمون کا ترجمہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

کابینہ پنجاب سے ملک فیروز خان نون کی علیحدگی کی وجہ سے جو نشست خالی ہوئی تھی۔ میاں سر فضل حسین نے اس کا چارج لے لیا۔ لیجسلیچر اور کابینہ کی پرانی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے اتحاد پارٹی کے لیڈر کی مراجعت صوبہ میں بین الجماعتی سیاسی نقل و حرکت کی گذشتہ تاریخ کے ایک دلچسپ باب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ باب اگر ختم نہیں ہو چکا۔ تو اختتام پذیر ضرور ہے۔ بہر حال میں اس کے بعض اہم پہلوؤں پر تبصرہ کرنے کی خواہش محسوس کرتا ہوں:۔

ایک سال سے زائد عرصہ ہوا جب سر فضل حسین گورنمنٹ آف انڈیا سے سبکدوش ہو کر پنجاب تشریف لائے۔ اس وقت مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے اس صوبہ کا سیاسی مستقبل نہایت بھیانک نظر آتا تھا۔ وہ لوگ جو اس وقت حالات سے آگاہ تھے اور ان کی حقیقت کو سمجھتے تھے۔ یہ خیال کرنے پر مجبور ہو چکے تھے۔ کہ فرقہ وار فیصلہ اور اس کے ماتحت مسلمانوں کی مزعومہ اکثریت کے باوجود نئے آئین کی تفویض کردہ صوبجاتی خود مختاری کے ماتحت پنجاب کی پہلی گورنمنٹ اس پارٹی کے ہاتھ میں ہوگی جس کی طاقت کا سارا انحصار ہندوؤں اور سکھوں کے فرقہ پرست اور تنگ نظر طبقہ پر ہے۔ مسلمان پنجاب میں یا باہر ذاتی پارٹی کی غیر مسلم اکثریت سے خائف نہیں۔ لیکن پنجاب میں اس قسم کی پارٹی کی اکثریت نہ صرف غیر مسلم ہوتی۔ بلکہ وہ مسلمانوں کی صریح مخالف ہوتی۔ یہ پارٹی کسی مسلمان کو خواہ وزیر اعظم کا لقب دیتی یا نہ دیتی۔ لیکن یہ ضرور تھا کہ وہ تمام طاقت و قوت جو جدید آئین کی چار دیواری کے اندر وزارت کو حاصل ہو سکتی ہے۔ دوسروں ہی کے ہاتھ میں رہتی۔

سمجھدار اور متفکر مسلمانوں کو ان کے مستقبل قریب کے متعلق جن باتوں نے ورطہ مایوسی میں ڈال رکھا تھا۔ وہ اس وقت کی صورت حالات کے یہ دو نہایت عیاں پہلو تھے۔

(۱) اپنے لئے چند ایک عہدے (وزارتیں) حاصل کرنے کی خاطر احرار کی واضح سکیم

(۲) اتحاد پارٹی میں مناقشات حسد اور باہمی رقابتیں۔ احراری لیڈروں کی تجویز عمل مبہم تھی۔ اس ٹولی کی مجلس عاملہ" انتخاب کی رہین منت نہ تھی۔ اس لئے اس کے رکن مستقل اور غیر متغیر تھے۔ اور اس کے مدنظر یہ بات تھی۔ کہ اپنے گروہ کو ہر اس محاذ جنگ کا اعلان کرکے۔ جس سے عارضی طور پر کام نکل سکے مضبوط کیا جائے۔ اور اس کے علیحدہ قیام پر زور دیا جائے۔ ہر دوسری مسلم جماعت کے تعاون سے احتراز کیا جائے اور ایسے شہروں میں جہاں احراری لیڈروں کا اثر ہو کسی دوسرے کا ان کی اجازت کے بغیر مسلمانوں کے پبلک پلیٹ فارم پر آنا مشکل بنا دیا جائے۔ یہ تھا وہ طریق عمل جسے اختیار کرکے اس پارٹی کی جسے محض ایک ٹولی کہنا چاہیئے یہ تجویز تھی کہ پنجاب کی آئندہ لیجسلیٹو اسمبلی میں دس سے لے کر بیس تک نشستیں حاصل کرے۔ اور اس کے بعد ہندوؤں اور سکھوں سے یہ کہہ کر ایک آزادانہ سودا کیا جائے۔ کہ اگر ہم تمہارے ساتھ شامل ہو کر کابینہ کے قیام کی غرض سے تمہیں اکثریت میں تبدیل کر دیں۔ تو تم ہمیں کیا دو گے۔

ان کا انتخابی اعلان یہ تھا۔" قادیانی مردہ باد۔ لوگو ہمیں ووٹ دو۔ تاکہ ہم لیجسلیٹو اسمبلی میں قادیانیوں کے منشا کے خلاف جنگ کر سکیں۔ عقل و فہم رکھنے والے لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر احراری لیڈر مسلمانوں کو قادیانی مذہب اختیار کرنے سے روکنے یا قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے جانے کے حقیقت میں متمنی ہیں تو انہیں لیجسلیٹو اسمبلی میں نہیں جانا چاہیئے۔ بلکہ اس سے دور رہنا چاہیئے۔ چونکہ موجودہ قواعد کی رو سے لیجسلیٹو اسمبلی کا یہ کام نہیں کہ اعلان کرے کہ قادیانی مذہب اسلام کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسمبلی کو اس قسم کا اعلان کرنے پر آمادہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ اسمبلی سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ یہ قانون بنائے۔ کہ کسی شخص کو احمدی نہ بنایا جا سکے۔ اگرچہ سمجھدار لوگ ان باتوں کو جانتے ہیں۔ لیکن احراری لیڈروں کو امید تھی کہ عامۃ الناس کو یہ معلوم نہ ہوگا۔ کہ لیجسلیٹو اسمبلی کے ذریعہ کیا حاصل ہو سکتا ہے اور کیا نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور وہ یہ بھی سمجھتے تھے۔ کہ اگر سمجھدار لوگوں کی طرف سے اس فریب کاری کو طشت از بام کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو انہیں پبلک جلسوں میں پلیٹ فارم پر سے گالیاں سنا سنا کر "مرزائی نواز" اور "غدار" قرار دے کر اور جہلا کو ان کے خلاف اشتعال دلا کر خاموش کر دیا جائے گا۔ اور یہی شور و شر جاری رکھا جائے گا۔ کہ قادیانیوں کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح قادیانیوں کے خلاف لوگوں کی مخالفت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ لیجسلیٹو اسمبلی میں داخل ہو سکیں گے۔

ان کی یہ تجویز کارگر ہوتی نظر آتی تھی اور خصوصاً اس وجہ سے کہ دوسرے مسلمان سیاسیین پر ان کے باہمی مناقشات۔ اور عداوتوں کی وجہ سے تعطل و جمود کی کیفیت طاری ہو چکی تھی۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ اتحاد پارٹی کے بعض رکن احرار کی اس دھوکہ بازی سے اثر پذیر ہو رہے ہیں۔ اس وقت ایک شور و غل تھا جس میں ہر شخص قوم کے مجموعی مفاد سے قطعاً غافل ہو کر اپنے ہی چھوٹے موٹے گروپ کی ترقی کی طرف متوجہ ہو رہا تھا۔ صوبجاتی خود مختاری کے آغاز پر پنجاب میں اس قسم کی صورت حالات مسلمانوں کے لئے نہایت رنجدہ تھی۔ اس کا سب سے زیادہ تاریک پہلو سیاسی تاخت و تاراج کا وہ طریق تھا۔ جو احرار نے مسلمانوں کی پبلک زندگی میں جاری کر رکھا تھا۔ ان حالات میں بعض لوگوں کی نگاہیں ایک کمزور صحت انسان کی طرف اٹھیں۔ جو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو کر تنہائی میں بیٹھا اپنی صحت کو بحال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مسلمانوں کے متفکر طبقہ کے دلوں میں یہ سوال اٹھ رہے تھے۔ کہ کیا وہ مسلمانوں کو اس صورت حالات سے بچانے کے لئے آخری اور انتہائی کوشش کرے گا۔ کیا اس کی صحت اسے اس بات کی اجازت دیگی کیا حالات اس کے حیطۂ طاقت سے تجاوز نہیں کر چکے۔ یہ سوال تھے جو پیدا ہو رہے تھے۔ لیکن ایک لمبے عرصہ تک ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا جا سکا۔ اسی اثناء میں اتحاد پارٹی کے مسلم رہنماؤں میں اس افسوسناک صورت حالات کا رد عمل ظاہر ہونا شروع ہوا۔ اس قسم کے رد عمل کے اظہار میں اور اس کی دلیرانہ اور مدبرانہ رہنمائی کے لئے سر سکندر حیات خاں قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے نہایت واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا۔ کہ" اگر کوئی شخص مجھے سر فضل حسین یا کسی اور راہنما کے مقابلہ میں دیکھنے کا خواہشمند ہے۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ میں ایسے کام نہیں آسکتا"

دریں اثنا کچھ اور واقعات بھی رونما ہوئے جن میں سے بعض نہایت اندوہناک ہیں۔ ان کا یہ اثر ہوا۔ کہ احرار لیڈروں کا وہ دامن مکر و فریب جو انہوں نے عامۃ المسلمین پر ڈال رکھا تھا۔ تار تار ہوگیا۔ اور رفتہ رفتہ عام لوگوں پر ان کی ستجاویز کی اصل کیفیت ظاہر ہونے لگی۔ ان کے خلاف غیظ کا ایک طوفان بھڑکا اور ہنگامہ خیزی کے وہی طریق جو احرار نے اختیار کر رکھے تھے ان کے خلاف استعمال ہونے لگے۔ اور اب تک ہو رہے ہیں اور وہی احرار جو مسلمانوں کی قیادت کے میدان میں کسی شخص کو اپنے مقابلہ میں نہ دیکھ سکتے ہیں۔ انہیں مسلم لیگ کے پروگرام اور اس کے نام کی اوٹ میں پناہ لینی پڑی۔

اس پر بعض ہندو لیڈروں کو جو مسلمانوں کے باہمی نفاق اور خصوصاً اتحاد پارٹی کے انتشار کی وجہ سے طلب منفعت میں مشغول تھے۔ کچھ خطرہ پیدا ہوا۔ لیکن انہوں نے یہ ماننے سے انکار کر دیا۔ کہ یہ انتشار مٹ سکے گا۔ جب صوبہ میں یہ تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔ اس وقت سر فضل حسین ایبٹ آباد میں بیمار پڑے تھے۔ گذشتہ اکتوبر میں لاہور میں ان کی واپسی حالات کو روبہ اصلاح کرنے کا موجب ہوئی۔ غالباً احرار کا زوال بھی ان اسباب میں سے ایک سبب تھا۔ جو اتحاد پارٹی کے ارکان کو آپس میں متحد کرنے کا موجب ہوئے۔ سر فضل حسین کی شخصیت اور صورت حالات کو قابو میں لانے کے لئے ان کا عزم پارٹی کے اتحاد کے لئے ایک اور زینہ ثابت ہوا۔ گذشتہ مارچ میں ہندوؤں نے رسن جرأت کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے سر سکندر حیات خان کو وزارت عظمےٰ کی پیش کش کر کے معاملات کو الجھانا چاہا۔ لیکن سر سکندر حیات خان نے اتحاد پارٹی میں انتشار پیدا کرنے سے انکار کر کے ایک ایسے اعلیٰ سیاسی تدبر اور عاقبت اندیشی کا ثبوت دیا۔ کہ شاید کوئی اور شخص اس حالت میں ایسا نہ کر سکتا۔ انہوں نے ہندو لیڈروں کو واضح طور پر کہدیا۔ کہ اتحاد پارٹی سر فضل حسین کی زیر قیادت اپنا متحدہ محاذ قائم کرے گی۔ چنانچہ اپریل میں ایک منظم اتحاد پارٹی معرض وجود میں لائی گئی

اور اس نے باقاعدہ اپنا کام شروع کر دیا یہ جرأت آمیز اور بروقت رہنمائی نہایت مفید ثابت ہوئی۔ اور اس سے ایک ایسی فضا پیدا ہوگئی۔ جس نے پارٹی کے ارکان کے دلوں سے شبہ اور عدم اعتماد کے جذبات کو بالکل نکال دیا۔

اگرچہ شہری ہندو لیڈروں کو اس سے مایوسی ہوئی۔ تاہم ابھی وہ مسلمانوں کی قسمت کو اُلٹنے کی امید سے بکلی دست کش نہ ہوئے۔ کیونکہ احرار ابھی موجود تھے۔ اور ان کے کام آسکتے تھے۔ چنانچہ احرار کو اپنے قریب تر لانے اور دوسرے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے ہندو لیڈروں کی دوسری تجویز یہ تھی کہ اپنے حملہ کو اتحاد پارٹی کے لیڈر پر مرکوز کر دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے سر فضل حسین سے عدم تعاون کی صدا بلند کی۔ وہ جانتے تھے۔ کہ اگر صرف سر فضل حسین کو میدان سے ہٹا دیا جائے۔ تو پھر مسلمان سیاسئین میں ہندو لیڈروں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے از سر نو کشمکش شروع ہو جائے گی۔ چنانچہ ہندو پریس میں یہ صدا لگاتار بلند ہوتی رہی۔ کہ "ہندو سر فضل حسین کے علاوہ ہر دوسرے مسلمان سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔" ایک ظاہر بین انسان اس قسم کے اعلان سے غالباً دھوکا کھا جائے گا۔ اور وہ تعجب کریگا کہ مسلمان ایک واحد شخصیت کی رہنمائی کو ہندو قوم کے تعاون پر کیوں ترجیح دے رہے ہیں۔ لیکن دقیق بین انسان فوراً سمجھ لے گا۔ کہ اس قسم کا اعلان کرنے والے ایک اقلیت کی حیثیت میں مسلمانوں کی اکثریت سے تعاون کرنے کے خواہاں نہیں۔ بلکہ وہ صرف حالات کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ مسلم سیاسئین کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں کھڑا کر سکیں۔ اور طاقت کو اپنے ہاتھوں میں رکھیں۔ ان کا تعرض سر فضل حسین سے نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی اجتماعیت سے ہے شہری ہندو لیڈروں نے یہ کہہ کر بھی خوف زدہ کرنا چاہا۔ کہ اگر سر فضل حسین میدان سیاست سے الگ نہ ہوئے۔ تو وہ ان کے مقابلہ میں ایک اور غیر فرقہ وار پارٹی قائم کریں گے۔ جس میں وہ احرار کاشتکار ہندوؤں اور سکھوں اور بہت سے

دوسرے لوگوں کو شامل کرلیں گے۔ اور جس کا مقابلہ کرنا اتحاد پارٹی کے لئے آسان نہ ہوگا۔ لیکن یہ تجویز صرف چند روزہ ثابت ہوئی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ نیشنلسٹ پروگریسو پروگرام کی لاش کو چیلوں کے آگے ڈال دیا گیا ہے۔

مجھے یقین ہے۔ ہندو لیڈروں کو معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ وہ کھیل جو ان کی طرف سے کھیلا جا رہا تھا۔ کارگر ثابت نہیں ہوا۔ اور اب انہیں چاہیے۔ کہ اگر وہ آئینی نو کی گاڑی پر سوار ہونا چاہتے ہیں۔ تو وہ مسلم اکثریت سے تعاون کا عزم صمیم کریں تاریخ پنجاب کا ایک باب ختم ہو چکا ہے۔ یا عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ اگلے باب کا آغاز بین الاقوامی تعاون اور مصالحت سے ہوگا۔ اور اس کی بنیاد مسلم اکثریت کے اعتراف پر استوار ہوگی۔

تعلیم یافتہ بیکاروں کیلئے عمدہ موقعہ

پنجاب سے باہر قریب کے ایک علاقہ میں بعض آسامیاں خالی ہوئی ہیں جن میں لیسے پنجابی مسلمان میٹرک پاس لئے جائیں گے۔ جو مضبوط اور اچھی صحت رکھنے والے ہوں۔ قد پانچ فٹ چھ انچ سے کم نہ ہو۔ اور عمر اٹھارہ سال سے کم اور پچیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ گریجویٹوں کے لئے ترقی کا زیادہ موقعہ ہے۔
صحت۔ قد اور عمر کے متعلق کسی احمدی ڈاکٹر کی تصدیق کے ساتھ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی عہدیداران نظارت ہذا کو جلد بھجوا دیں
(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

نیشنل لیگ کا جذبۂ حبّ وطن

قادیان کی نیشنل لیگ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی لاہور میں آمد کے موقعہ پر پنڈت جی کے استقبال کے لئے ۴ سو کے قریب والنٹیر بھیجے تھے۔ اس سے مسلم اور مرزائی حلقوں میں ہیجان پیدا ہوگیا۔ مگر خلیفۃ المسیح الثانی میرزا بشیر الدین محمود نے تمام پوزیشن واضح کر دی ہے آپ فرماتے ہیں کہ "نیشنل لیگ ایک سیاسی جماعت ہے اس کا ایسے معاملات میں حصہ لینا قابل اعتراض نہیں ہو سکتا" خلیفہ صاحب اور ان کے پیروؤں کا یہ جذبہ قوم پرستی مبارکباد کے

قابل توجہ حکام ضلع امرتسر

موضع بھوماں وڈالہ علاقہ تھانہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں تقریباً ۲۲ سال سے ہمارا ایک گھر احمدیوں کا ہے ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے آج تک تعلقات اچھے رہے ہیں۔ مگر جب سے ملا حبیب اللہ اس گاؤں میں آیا ہے۔ غلام قادر ملا کے ذریعہ ہمارے خلاف لوگوں کو اشتعال دلاتا رہتا ہے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بیہودہ بدزبانی کرتے رہتے ہیں۔ خاص کر ہر جمعہ کے دن ضرور ایسا کرتے ہیں۔ چار پانچ آدمی اس کی پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی فساد ہو گیا۔ تو یہ لوگ اس کے ذمہ دار ہونگے۔

خاکسار:۔ فضل حق احمدی سکرٹری جماعت احمدیہ بھوماں وڈالہ۔ ضلع امرتسر۔

درخواست دعا

ملک ظفر الحق صاحب تر ناب قادم کی ترقی عہدہ کا سوال درپیش ہے۔ ملک صاحب الفضل کے خاص معاونین میں سے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔ خاکسار:۔ ظہور الحسن مولوی فاضل نمائندہ الفضل (ازبنوں)

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

نمبر خریداری	نام	نمبر خریداری	نام
۱۱۷۰۰	چوہدری محمد امین صاحب	۱۱۸۰۴	عطاء اللہ خان صاحب
۱۱۷۰۳	ملک احمد خان صاحب	۱۱۸۰۵	غلام رسول صاحب
۱۱۷۰۶	ملک عطاء اللہ صاحب	۱۱۸۰۹	محمد یامین صاحب
۱۱۷۱۹	ملک بشیر احمد صاحب	۱۱۸۱۲	خورشید بیگم صاحبہ
۱۱۷۴۲	ایم اے ایاز صاحب	۱۱۸۱۷	غلام محمد صاحب
۱۱۷۵۱	شیخ محمد الدین صاحب	۱۱۸۱۹	مولوی محمد نور صاحب
۱۱۷۵۲	غلام قادر صاحب	۱۱۸۳۵	چوہدری مشتاق احمد صاحب
۱۱۷۵۳	حمید اللہ خان صاحب	۱۱۸۲۶	چوہدری عبد المجید صاحب
۱۱۷۶۹	جون لائبریری	۱۱۸۲۹	ماسٹر عبد العزیز صاحب
۱۱۷۷۰	ڈاکٹر سراج الحق صاحب	۱۱۸۳۴	غلام محمد نذیر صاحب
۱۱۷۷۵	مولوی علی قدر صاحب	۱۱۸۴۴	محمد سعید صاحب
۱۱۷۷۷	مرزا رمضان علی صاحب	۱۱۸۵۲	غلام نبی صاحب
۱۱۷۸۳	منظور حسین صاحب	۱۱۸۶۶	محمد لطیف صاحب
۱۱۷۸۸	سید ایوب شاہ صاحب	۱۱۸۶۸	میر امان اللہ صاحب
۱۱۷۹۶	امتیاز احمد صاحب	۱۱۸۷۸	شیخ بشیر علی صاحب
۱۱۷۹۸	ایم اے ستار صاحب	۱۱۹۳۵	برکت علی صاحب
۱۱۸۰۲	چوہدری عدالت علی صاحب	۱۱۹۳۶	محمود احمد شاہ صاحب
		۱۲۰۱۳	محمد شفیع صاحب

رعائت کی حد ہو گئی

اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے جو کتابیں زیادہ مفید اور موثر ہو سکتی ہیں۔ عام اشاعت کی خاطر بک ڈپو نے ان کی قیمتوں میں نمایاں کمی کر دی ہے۔ جیسا کہ الفضل میں مسلسل اشتہار نکل رہا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر مسلموں اور غیر احمدیوں میں تقسیم کریں۔ ہم نے ان کے تین سیٹ تجویز کر دیئے ہیں۔

انگریزی سیٹ

جس میں چھ کتابیں ہیں۔ پہلے ان کی اٹھارہ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ۵ روپیہ کر دی ہے۔

فارسی سیٹ

جس میں تین کتابیں ہیں۔ پہلے ان کی چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ کر دی ہے

اردو سیٹ

پہلے ان کی آٹھ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف اڑھائی روپیہ کر دی ہے۔ یہ ساری کی ساری کتابیں مجلد ہیں۔ اور لکھائی چھپائی ٹائیٹل اور کاغذ کے لحاظ سے بھی نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہیں۔ اگر دوست یہ سیٹ خرید کر دنیا کے مختلف حصوں میں بھجوا دیں تو بہت جلد یہ الہام پورا ہو سکتا ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" خوش قسمت ہونگے وہ جو اس کو پورا کرنے میں حصہ لیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں گے۔ خاکسار:۔

ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو۔ قادیان

جماعت احمدیہ بھیرہ کا اعلان

بھیرہ کی جماعت کے نئے تبلیغی سیکرٹری میاں عبد الرشید صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ اور آپ ہی قائم مقام صدر نیشنل لیگ بھی ہیں۔ ڈاکٹر ایم۔ ڈی۔ کریم صاحب کا اب ان عہدوں سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعتوں کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ آئندہ ان عہدوں کے متعلق خط و کتابت موجودہ سیکرٹری تبلیغ و صدر نیشنل لیگ کے نام فرمائی جائے۔

جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ بھیرہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۵ جون۔ دردانیال کے استحکام کے سلسلہ میں حکومت ترکیہ کی تجویز پر غور و فکر کرنے کے لئے پرسوں برطانیہ۔ بلغاریہ۔ فرانس۔ یونان۔ جاپان۔ رومانیہ۔ روس اور یوگوسلاویہ کے نمائندگان کی ایک کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ اس کانفرنس کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ مانٹرو رقمطراز ہے۔ کہ فوجی نقطہ نگاہ سے دردانیال کے از سر نو استحکام کا سوال نوے فیصدی امکان سے سو فیصدی یقین میں تبدیل ہو گیا ہے۔

پونا ۲۵ جون۔ فسادات پونا کے سلسلہ میں مفاہمتی بورڈ نے اس غرض سے ملاقات کرنے کی خواہش کی۔ کہ ہندو مسلم قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے۔ گورنر نے وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔

شملہ ۲۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ماہ پنجاب کی مختلف اقوام کے لیڈروں کی ایک کانفرنس شملہ میں منعقد ہوگی۔ تاکہ سرکاری ملازمتوں میں ہر ایک قوم کی نیابت کا تصفیہ عمل میں لایا جا سکے۔

میسور ۲۵ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ موضع گال کیکر ضلع میسور میں افسران عوام کے لئے ایک کنواں کھود رہے تھے۔ کہ وہاں سے انہیں کچھ پتھر ملے۔ جن میں سونے کا عنصر پایا جاتا تھا۔ ماہرین نے جب ان پتھروں کا معائنہ کیا۔ تو انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس علاقہ میں مزید سونا برآمد ہو سکتا ہے۔

شملہ ۲۵ جون "یونائیٹڈ پریس" کو معلوم ہوا ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کا موسم خزاں کا اجلاس ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کو شروع ہوگا غالباً ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند اسی دن کونسل آف سٹیٹ اور اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں گے۔

راولپنڈی ۲۵ جون۔ گذشتہ شب پولیس اور سٹی مجسٹریٹ کی بروقت مداخلت نے احرار اور اتحاد ملت والوں کے درمیان زبردست تصادم کا سد باب کیا۔ واقعات یہ ہیں کہ احراریوں کا ایک اجلاس منعقد ہونے والا تھا جس میں مسٹر مظہر علی نے تقریر کرنی تھی اس اعلان سے مطلع ہو کر راولپنڈی کی مجلس اتحاد ملت کے ارکان بھی جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ سٹی مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق پولیس نے دونوں پارٹیوں کے ارکان کو غیر مسلح کر دیا تھا سٹی مجسٹریٹ نے اژدہام کو بڑھتے اور برانگیختہ ہوتے دیکھ کر اجلاس کو منتشر ہونے کا حکم دیدیا اس طرح احراری جلسہ منعقد نہ کر سکے۔

امرتسر ۲۵ جون۔ امرتسر کے جن تین کارخانوں کے پارچہ بافوں نے اجرتوں میں تخفیف کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کر رکھی تھی۔ اب ان میں کام شروع ہو گیا ہے۔ کیونکہ کارخانوں کے مالکوں نے کارکنوں کے مطالبات مان لئے ہیں۔

لاہور ۲۵ جون۔ آج لالہ ہرکشن لال ہائی کورٹ میں آنریبل چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس دین محمد کے روبرو اس امر کے خلاف مزید اعتراضات کرنے کے لئے پیش ہوئے۔ کہ پیپلز بنک کے سلسلہ میں ان کو ملکیت طور پر شہادت دینے کے لئے طلب نہیں کیا جا سکتا۔ دوران سماعت میں آنریبل چیف جسٹس نے بار بار لالہ ہرکشن لال کے وکیل سے کہا۔ کہ آپ کا موکل معافی مانگ کر جیل سے رہا کیوں نہیں ہو جاتا ہے۔ لالہ ہرکشن لال نے کہا۔ کہ میں باہر آ کر کیا کرونگا میرے پاس رہنے کو مکان نہیں۔ اور کھانے پینے کا کوئی سامان نہیں۔

بوڈاپسٹ (ہنگری) (بذریعہ ڈاک) ہنگری میں ایک "برقی آدمی" کا ظہور عمل میں آیا ہے۔ جو اپنی جسمانی روشنی میں سب کچھ لکھ پڑھ سکتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ اس عجیب الخلقت سے بے حد متحیر ہیں۔ علم الابدان کے ماہرین نے ایک ماہر برقیات کو اس شخص کے جسمانی معائنہ کے لئے مقرر کیا تھا۔ چنانچہ اس نے رپورٹ کی ہے۔ کہ اس کے جسم میں علی الخصوص صبح کے وقت زبردست برقی قوت ہوتی ہے۔ اور اس کے ہاتھ لگانے سے برقی لیمپ روشن ہو جاتے ہیں۔

بصرہ (بذریعہ ڈاک) عراقی ڈائرکٹر جنرل تعلیم نے زنانہ مدارس کی معلمات کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں انہیں سامان آرائش کے استعمال سے منع کیا گیا ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ وہ نیم عریاں لباس نہ پہنا کریں۔ کیونکہ اس کا اثر متعلمات کے اخلاق پر بہت برا پڑتا ہے۔

شاہجہانپور ۲۶ جون معاصر "انقلاب" کو بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں جب مولوی عطاء اللہ احراری اور مولوی حبیب الرحمن کے شاہجہانپور آنے کا اعلان کیا گیا۔ تو لوگوں نے ان کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کو دعوت دینے والے لوگ حکام پولیس کے پاس جا کر روئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا اور جب یہ دونوں گاڑی سے اتر کر شہر کو روانہ ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے خیر مقدم کے طور پر ہر طرف سیاہ جھنڈیاں آویزاں اور لہراتی دیکھیں۔ پولیس کے پہرے میں دونوں کو انکی قیام گاہ پر پہنچایا گیا ان کی قیام گاہ پر چند مقامی کارکن مجلس احرار کے متعلق اپنے شکوک دور کرنے کے لئے ملاقات کو گئے۔ اس محفل میں مولوی حبیب الرحمن نے مولانا محمد علی کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کئے۔ اس پر وہ کارکن احراری اخلاق کا یہ شرمناک مظاہرہ دیکھ کر واپس چلے گئے۔

تنگھائی ۲۵ جون۔ اس اطلاع سے کہ صوبہ ہونان کے علاقہ ہنچاؤ میں جنوبی دستوں نے مرکزی حکومت کی فوج پر دھاوا بولتے ہوئے کوانٹین اور کیوچو کے صوبوں پر حملہ کر دیا۔ جنگ کے امکانات زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ تازہ ترین حالات نے اس حقیقت کو منکشف کر دیا ہے۔ کہ کینٹن کے کمانڈر نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ وانگسی کے تمام جنگ آزما جرنیلوں کو اپنے ساتھ ملا لے۔

جنیوا ۲۵ جون۔ انٹرنیشنل لیبر آفس کانفرنس نے پندرہ کے مقابلہ میں ۹۹ آراء سے اس قرارداد کو کہ ایام تعطیلات کی باقاعدہ تنخواہ دی جائے منظور کر لیا ہے

مونٹرو ۲۵ جون۔ دردانیال کے جدید استحکامات کے متعلق کانفرنس کے اجلاس میں مسٹر بروس نے حکومت ہند کی طرف سے ایک مکتوب پڑھ کر سنایا۔ اس مکتوب میں ان اسباب و علل کی تشریح کی گئی تھی۔ جن کی بنا پر ہندوستان کے مندوب کو کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے ارسال نہیں کیا گیا۔ مکتوب میں اس امر کا اضافہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان کو دردانیال سے متعلقہ معاہدہ کی ترمیم پر کوئی اعتراض نہیں۔

لنڈن ۲۵ جون۔ دارالامراء نے ہندوستان کے جدید آئین کے سلسلہ میں پانچ مزید آرڈر ان کونسل پاس کئے گئے ہیں۔ ان کی رو سے صوبجاتی خود مختاری کی سکیم یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو نافذ کر دی جائے گی۔ انتخابات فروری ۱۹۳۷ء میں عمل میں آئیں گے وزارتیں اپریل ۳۷ء میں قائم ہوں گی اور اسمبلیوں کے اجلاس بجٹ پر بحث و تمحیص کرنے کے لئے جولائی ۳۶ء میں منعقد ہونگے۔ ان احکام میں سے ایک حکم عملی دورُوں کے متعلق بھی ہے۔

پیرس ۲۵ جون۔ فرانس میں جہازوں کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔ کارکنوں کی انجمنوں کے نمائندگان کا بیان ہے کہ ہڑتالیوں کے تمام مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں بیلجیم میں بھی ہڑتال کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

ڈبلن ۲۵ جون۔ گورنر جنرل کے تقرر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ڈی ولیرا نے آئرش پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ آئرش فری سٹیٹ کے آئندہ آئین میں گورنر جنرل کی اسامی اڑا دی جائے گی۔ اور رسمی طور پر سٹیٹ کا افسر اعلیٰ ایک منتخب نمائندہ ہوا کریگا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان اور مینیجر نے رائٹر سے ملاقات کے دوران میں بتایا۔ کہ امرناتھ کے معاملہ میں ہمارا فیصلہ آخری اور قطعی ہے۔ اور اس کے دوبارہ بلانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

القدس ۲۵ جون۔ کل القدس کے نواح میں فوجیوں کا ایک دستہ ایک عرب کی تلاش میں پھر رہا تھا۔ کہ عربوں کے ایک ہجوم سے فوجیوں کا شدید تصادم ہو گیا اور آتشین اسلحہ کے استعمال تک نوبت پہنچ گئی جس کے نتیجہ کے طور پر ۲ عرب ہلاک اور ۳ مجروح ہو گئے۔ علاقہ طولکرم کے ایک گاؤں میں اسلحہ اور سامان اسلحہ کی برآمد کیلئے پولیس دوڑ دھوپ کر رہی ہے۔ اس گاؤں کے تین مکانات فوجیوں نے اس بنا پر گرا دئیے ہیں کہ وہاں سے غیر مستعمل شدہ [illegible] اور سامان حرب برآمد ہوا ہے۔ ۹ عرب [illegible] گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی